صفیں سیدھی رکھنے اور اقامت کے بعد صفیں درست کرنے کا اعلان کرنے کا حکم

تاریخ: 28:02:2021

ریفرنس نمبر: pin 6687

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ

(1) صف میں کندھے سے کندھا مَس یعنی ملا ہوا ہونا واجب، سنت یا مستحب کیا ہے؟

(2) جب اقامت کہی جائے، تو اس کے بعد امام کا صفیں درست کروانے کے لیے یہ اعلان کرنا کیسا ہے کہ اپنی ایڑیاں گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کر کے صفیں سیدھی کر لیں اور کندھے سے کندھا مَس یعنی ٹچ کیا ہوا رکھنا واجب ہے۔۔۔؟ بعض لوگ کہتے ہیں اقامت ہو جانے کے بعد ایسے اعلان نہیں کر سکتے۔ کیا یہ درست ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) صفوں میں کندھے سے کندھا ملا کر رکھنا یعنی آپس میں ایسے مل کر کھڑا ہونا واجب ہے کہ درمیان میں بالکل بھی فاصلہ نہ ہو، کیونکہ شریعتِ مطہرہ میں نماز کی صفوں کے حوالے سے تین چیزوں کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ **(۱) تسویہ:** یعنی نماز کی صفیں بالکل سیدھی ہوں اس طرح کہ مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے (کندھے) اور ٹخنے ایک سیدھ میں ہوں۔ **(۲) اتمام:** یعنی جب تک اگلی صف مکمل نہ ہو جائے، اُس وقت تک دوسری صف شروع نہ کی جائے۔ **(۳) تراصّ:** یعنی نمازی ایک دوسرے کے ساتھ خوب مل کر کھڑے ہوں، اس طرح کہ ایک کا کندھا دوسرے کے کندھے کے ساتھ ملا ہو، ان میں بالکل بھی فاصلہ نہ ہو۔ یہ تینوں چیزیں واجب ہیں، بلاعذرِ شرعی ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا، ناجائز اور گناہ ہے۔ البتہ صفوں کے واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے، تو اس کی وجہ سے نماز کا اعادہ واجب نہیں ہو گا۔

نماز میں صفوں کے مذکورہ واجبات کے چند دلائل درج ذیل ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تسویۂ صفوف کے متعلق ارشاد فرمایا: ”سووا صفوفکم“ ترجمہ: اپنی صفیں سیدھی کرو۔ **(صحیح مسلم، ج1، ص182، مطبوعہ کراچی)**

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اتمامِ صفوف کے متعلق ارشاد فرمایا: ”اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر“ ترجمہ: آگے والی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی کو، پس جو کمی ہو، وہ آخری صف

میں ہو۔ (مسند احمد بن حنبل، ج21، ص114، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

ایک اور حدیث میں تراص یعنی خوب مل کر کھڑا ہونے کا حکم دیتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الا تصفون خلفی کما تصف الملائکۃ عند ربھم؟ قالو! وکیف تصف الملائکۃ عند ربھم؟ قال: یتمون الصفوف المقدمۃ ویتراصون فی الصف“ ترجمہ: تم میرے پیچھے اس طرح صف کیوں نہیں بناتے، جس طرح فرشتے اپنے رب کے حضور صف بناتے ہیں؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: فرشتے اپنے رب کے حضور کیسے صف بناتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد، ج1، ص106، مطبوعہ لاھور)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن صف کے واجبات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”دربارۂ صفوف شرعاً تین باتیں بتاکیدِ اکید مامور بہ ہیں اور تینوں آج کل معاذاللہ کالمتروک ہو رہی ہیں، یہی باعث ہے کہ مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلی ہوئی ہے۔ **اول تسویہ** کہ صف برابر ہو، خم نہ ہو، کج نہ ہو، مقتدی آگے پیچھے نہ ہوں، سب کی گردنیں، شانے، ٹخنے آپس میں محاذی ایک خطِ مستقیم پر واقع ہوں جو اس خط پر کہ ہمارے سینوں سے نکل کر قبلہ معظمہ پر گزرا ہے، عمود ہو۔۔۔ **دوم: اتمام** کہ جب تک ایک صف پوری نہ ہو، دوسری نہ کریں، اس کا شرع مطہرہ کو وہ اہتمام ہے کہ اگر کوئی صف ناقص چھوڑے، مثلاً ایک آدمی کی جگہ اس میں کہیں باقی تھی، اسے بغیر پورا کیے پیچھے اور صفیں باندھ لیں، بعد کو ایک شخص آیا، اس نے اگلی صف میں نقصان پایا، تو اسے حکم ہے کہ ان صفوں کو چیرتا ہوا جاکر وہاں کھڑا ہو اور اس نقصان کو پورا کرے، کہ انہوں نے مخالفتِ حکم شرع کر کے خود اپنی حرمت ساقط کی۔ جو اس طرح صف پوری کرے گا، اللہ تعالی اس کے لیے مغفرت فرمائے گا۔۔۔ **سوم: تراص** یعنی خوب مل کر کھڑا ہونا کہ شانہ سے شانہ چھلے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ﴾ ترجمہ: گویا وہ عمارت ہے رانگا پلائی ہوئی۔ رانگ پگھلا کر ڈال دیں، تو سب درزیں بھر جاتی ہیں، کہیں رخنہ فرجہ نہیں رہتا، ایسی صف باندھنے والوں کو مولی سبحٰنہ وتعالی دوست رکھتا ہے۔۔ یہ بھی اسی اتمام صفوف کے متممات سے اور تینوں امر شرعاً واجب ہیں“ کما حققناہ فی فتاوٰنا و کثیر من الناس عنہ غافلون“ ترجمہ: جیسا کہ ہم نے اپنے فتاوٰی میں اس کی تحقیق کر دی ہے اور بہت سے لوگ اس سے غافل ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج7، ص219تا223، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صفوں کے واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے، تو اس کی وجہ سے نماز کا اعادہ واجب نہیں ہو گا۔ چنانچہ جب حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ تشریف لائے، تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ہمارے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے خلاف کون سی بات دیکھی ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”ما انکرت شیئا الا انکم لا

تقیمون الصفوف "ترجمہ: میں نے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی، سوائے اس بات کے کہ تم صفوں کو سیدھا نہیں کرتے۔

(صحیح بخاری، ج1، ص100، مطبوعہ کراچی)

اس حدیث مبارک کے تحت علامہ بدر الدین عینی الحنفی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:" ومع القول بوجوب التسوية فتركها لا يضر صلاته لانها خارجة عن حقيقة الصلاة الا ترى ان انسا(رضی اللہ عنہ) مع انكاره عليهم لم يامرهم باعادة الصلاة" ترجمہ: اور صف سیدھی رکھنے کے وجوب والے قول کے مطابق بھی اس کا ترک نماز میں نقصان پیدا نہیں کرے گا، کیونکہ یہ نماز کی حقیقت سے خارج ہے، کیا دیکھتے نہیں کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ان کے اس فعل کو ناپسند کرنے کے باوجود انہیں نماز کے اعادے کا حکم نہیں دیا۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج4، ص359، مطبوعہ ملتان)

(2) جب اقامت کہی جائے، تو اس کے بعد امام کا مقتدیوں کو صفیں درست کرنے کی تلقین کرنا یا مخصوص اعلان کرنا کہ جس میں صفوں کے واجبات کی طرف نمازیوں کو توجہ دلائی جائے، یہ بالکل جائز ہے، بلکہ متعدد احادیث طیّبہ سے ثبوت ملتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اقامت ہو جانے کے بعد صفیں درست کرواتے تھے۔ نیز خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا۔

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:" كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى راى انا قد عقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد يكبر فراى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتستون صفوفكم ليخالفن الله بين وجوهكم" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہماری صفیں اتنی سیدھی کرواتے تھے کہ گویا ان کے ذریعے تیروں کو سیدھا کرتے ہوں حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دیکھا کہ ہم یہ بات سمجھ گئے ہیں۔ پھر ایک دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم (نماز کے لیے) تشریف لائے اور قریب تھا کہ نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر مبارک ایک ایسے شخص پر پڑی جو صف سے اپنے سینے کو باہر نکالے ہوئے تھا، تو نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم ضرور اپنی صفوں کو درست کر لو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف (بغض وعداوت) پیدا کر دے گا۔

(صحیح مسلم، ج1، ص182، مطبوعہ کراچی)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:" اقيمت الصلاة فاقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه قال: اقيموا صفوفكم وتراصوا فانی اراكم من وراء ظهری" ترجمہ: نماز کے لیے اقامت کہی گئی، تو نبی کریم

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے رُخ انور سے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور مل کر کھڑے ہو۔ بلاشبہ میں تمہیں پسِ پشت بھی دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری، ج1، ص100، مطبوعہ کراچی)

علامہ عینی علیہ الرحمۃ اس حدیث مبارک کے تحت فرماتے ہیں:"مما یستفاد منه جواز الکلام بین الاقامة وبین الصلاة و وجوب تسویة الصفوف وفیه معجزة النبی صلی اللہ علیه واله وسلم "ترجمہ:اس حدیث پاک سے یہ مسائل مستفاد (حاصل) ہوتے ہیں کہ اقامت اور نماز کے درمیان کلام کرنا، جائز ہے اور صفیں سیدھی رکھنا واجب ہے اور اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے (ایک) معجزے کا ثبوت ہے۔ (عمدۃ القاری، ج4، ص355، مطبوعہ ملتان)

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا۔ چنانچہ امام ترمذی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں:"روی عن عمر انه کان یوکل رجلا باقامة الصفوف ولا یکبر حتی یخبران الصفوف قد استوت وروی عن علی وعثمان انهما کانا یتعاهدان ذلک و یقولان : استووا و کان علی یقول تقدم یا فلان تاخر یا فلان "ترجمہ: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک شخص کو نماز کی صفیں سیدھی کرنے کے لیے مقرر فرماتے اور اُس وقت تک نماز کی تکبیر نہ کہتے جب تک کہ وہ خبر نہ دے دیتا کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ صفیں سیدھے کروانے کا خاص خیال رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ صفیں سیدھی کر لو اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: اے فلاں! آگے ہو جاؤ۔ اے فلاں! پیچھے ہو جاؤ۔

(جامع ترمذی، ج1، ص53، مطبوعہ کراچی)

فقیہِ اعظم مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی ان احادیث مبارکہ اور ان جیسی دیگر روایات کے پیشِ نظر ارشاد فرماتے ہیں:" ان سب احادیث سے معلوم ہوا کہ اقامت کے بعد بھی اگر صفیں درست نہ ہوں، تو جب تک صفیں درست نہ ہوں، تکبیرِ تحریمہ میں تاخیر ہو سکتی ہے اور یہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور خلفائے راشدین کا معمول تھا۔" (نزھۃ القاری، ج2، ص372، فرید بک سٹال، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

15 رجب المرجب 1442ھ/28 فروری 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے